روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

# الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 15-اپریل 2011ء 11 جمادی الاوّل 1432 ہجری 15 شہادت 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 85

## علم وحکمت کی ترویج

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔ دوشخصوں کے سوا کسی پر رشک کرنا جائز نہیں۔ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال دیا اور اسے راہ حق میں خرچ کرنے کا اختیار دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ نے حکمت عطا فرمائی۔جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا اور علم سکھاتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوۃ باب انفاق المال حدیث نمبر 1320)

# اعلان تبدیلی وفراہمی نصاب (سکولز نظارت تعلیم)

امسال نظارت تعلیم کے ادارہ جات کا الحاق آغا خاں بورڈ کے ساتھ کیا جارہا ہے۔نئی کلاسز کے لئے نصاب کا انتظام متعلقہ سکولز میں کیا جارہا ہے۔ چونکہ یہ کتب براہ راست آکسفورڈ پریس سے خریدی گئی ہیں اس لئے بازار کی نسبت کم قیمت ہیں۔جو 7 مضامین شیڈڈ ہیں۔وہ بازار سے دستیاب ہیں دیگر تمام کتب سکولز سے مہیا کی جائیں گی۔

| Class | English | Urdu | Math | Islamiat | Comp.Sc | Social Sd./Pak Studeis | Gen. Sc | Physics | Chemistry | Biology | Price |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| Prep | Oxford Progressive | Oxford Chambali | Oxford Countdown | | ...... | ...... | ...... | ...... | ...... | ...... | 450 |
| 1 | Oxford Progressive | Oxford Motia | Oxford Countdown | Oxford Dimond | ...... | Oxford Social Studies (Nicholas Horsburgh) | Oxford Primary Science | ...... | ...... | ...... | 850 |
| 2 | Oxford Progressive | Oxford Gainda | Oxford Countdown | Oxford | ...... | Oxford Social Studies (Nicholas Horsburgh) | Oxford Primary Science | ...... | ...... | ...... | 850 |
| 3 | Oxford Progressive | Oxford SadaBahar | Oxford Countdown | Oxford | ...... | Oxford Social Studies (Nicholas Horsburgh) | Oxford Primary Science | ...... | ...... | ...... | 870 |
| 4 | Oxford Progressive | Oxford Nargis | Oxford Countdown | Oxford | ...... | Oxford Social Studies (Nicholas Horsburgh) | Oxford Primary Science | ...... | ...... | ...... | 880 |
| 5 | Oxford Progressive | Oxford Gul-e-lala | Oxford Countdown | Oxford | ...... | Oxford Social Studies (Nicholas Horsburgh) | ............ | ...... | ...... | ...... | 900 |
| 6 | Oxford Progressive | Oxford Champa | Oxford Countdown | Oxford | PTB | Oxford Social Studies (Peter Moss) | Oxford Exploring Science | ...... | ...... | ...... | 1220 |
| 7 | Oxford Progressive | Oxford SoorajMukhi | Oxford Countdown | Oxford | PTB | Oxford Social Studies (Peter Moss) | Oxford Exploring Science | ...... | ...... | ...... | 1250 |
| 8 | Oxford Progressive | Oxford Kanwal | Oxford Countdown | Oxford | ...... | Oxford Social Studies (Peter Moss) | Oxford Fact File 3 | | | | 1150 |
| 9 | Oxford Progressive | AKU Nazm-o-Nasr | PTB | PTB | PTB | Introduction to Pakistan Studies Ikram Rabbani | ...... | Physics Matters | Chemistry Matters | PTB | 1100 |

.1 دینیات کے نصاب میں عربی کو ترجمہ کی حد تک شامل کیا جائے گا۔.2 کلاس دہم کا نصاب امسال تبدیل نہیں ہوگا۔.3۔نہم اور دہم میں بائیالوجی اور کمپیوٹر سائنس میں سے کوئی ایک مضمون رکھا جائے گا۔.4۔درج بالا قیمتیں بازار کی نسبت کم ہیں اس لیے تمام طلباء وطالبات سے التماس ہے کہ کتب خریدنے کے لیے آتے ہوئے اپنا داخلہ نمبر ہمراہ لائیں۔.5۔ نصرت جہاں اکیڈمی کے طلباء اپنا فیس کارڈ ساتھ لے کر آئیں۔داخلہ نمبر/ فیس کارڈ نہ ہونے کی صورت میں کتب نہیں مل سکیں گی۔.6۔نصاب کی پوری رقم لے کر آئیں۔ریزگاری نہ مل سکے گی اور نہ ہی کوئی کتاب ادھار ملے گی۔ .7۔یہ تمام کتب متعلقہ ادارہ سے 16/اپریل بروز ہفتہ کو صبح 8 سے 5 بجے شام تک ملیں گی۔ ہفتہ کے بعد روزانہ سکول کے اوقات میں کتب ملیں گی۔.8۔دیگر مضامین جن میں دینیات۔آرٹ اور قرآن کریم شامل ہیں چونکہ ان کے لئے درسی کتب کی ضرورت نہ ہے اس لئے وہ حسب سابق ہی پڑھائے جائیں گے۔(نوٹ:PTB کا مطلب پنجاب ٹیکسٹ بک ہے)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

# عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 613)

## عدالتی فیصلہ میں تبدیلی

مولانا محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نے سیدنا مسیح موعود کے عالی گہر اور ہمدرد انسانیت پوتے حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب (بیعت 1905ء وفات 25 جنوری 1973ء) کا ذکر خیر کرتے ہوئے تحریر کیا:۔

''مکرم مرزا منظور احمد صاحب قادیانی تحریر فرماتے ہیں کہ محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب اغلباً فیروز پور میں متعین تھے کہ آپ کی عدالت میں ایک متعصب ہندو کا کوئی مقدمہ پیش ہوا۔ اپنے کیس کی کمزوری اور ناجائز حربوں کے استعمال میں ناکامی کے پیش نظر اسے یقین تھا کہ اس کا فیصلہ اس کے حق میں نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا اس نے عدالت اعلیٰ میں درخواست کی کہ چونکہ مجھے مرزا صاحب سے............ انصاف کی توقع نہیں۔ اس لئے میرا یہ مقدمہ کسی اور عدالت میں منتقل کیا جائے اور علاوہ ازیں میں نے ہندو اخبارات میں بھی بڑا پراپیگنڈا کیا............ اس لئے ایک ہندو کے مقدمہ میں اس جج سے انصاف کی توقع نہیں کی جاسکتی لیکن جب اعلیٰ عدالت میں یہ درخواست پیش ہوئی تو دلائل سننے کے بعد اس اعلیٰ عدالت نے یہ فیصلہ کیا کہ ہمارے سامنے کوئی ٹھوس وجہ ایسی پیش نہیں کی گئی جس کی بناء پر ہم یہ مقدمہ کسی اور جج کے سپرد کریں۔ اس لئے اس مقدمہ کی سماعت مرزا عزیز احمد صاحب ہی کریں گے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اس درخواست کی وجہ سے اور اخبارات میں اس کی طرف سے زہریلے پراپیگنڈا کی وجہ سے میرے دل میں لاشعوری طور پر اس ہندو کے خلاف جذبات پیدا ہوگئے۔ اس مقدمہ کی سماعت مکمل ہوگئی۔ فیصلہ کے لئے دن مقرر کر دیا گیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب اپنے چیمبر میں بیٹھ کر دیر تک فیصلہ کو قلمبند فرماتے رہے اور فیصلہ میں اس کے لئے انتہائی سزا تجویز کرتے ہوئے فائل کو اپنی نگرانی میں گھر لے آئے اور رات کو سوتے وقت یہ فائل اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لی۔ **نصف شب کا وقت ہوگا کہ کسی غیبی طاقت نے محترم صاحبزادہ صاحب کو اپنی گرفت میں لے کر اتنے زور سے بھینچا کہ آپ کا انگ انگ ٹوٹنے لگا اور ساتھ ہی یہ پُرشوکت آواز آئی کہ**

**''اتنا غلط فیصلہ''**

**اور اس کے ساتھ ہی آپ کی آنکھ کھل گئی۔**

سارا جسم خوف اور پسینہ سے شرابور تھا۔ گھر والوں کو جگایا، پانی پیا۔ جب ہوش آیا تو اسی وقت وضو کرکے دو نفل ادا کئے۔ بڑا استغفار کیا، دعائیں کیں اور سوچنے لگے کہ یہ نظارہ کس کے متعلق تھا اور میں نے کون سا غلط فیصلہ کیا ہے۔ معاً آپ کی توجہ تکیہ کے نیچے پڑی ہوئی فائل کی طرف گئی۔ آپ نے اسی ہندو کے مقدمہ کے فیصلہ کو پڑھنا شروع کیا۔ آپ فرماتے تھے کہ میں نے اس فیصلہ کو پڑھا، تو مجھے اس میں بڑے سقم نظر آئے اور میں نے محسوس کیا کہ واقعی یہ فیصلہ غلط ہے۔ چنانچہ آپ نے اس فیصلہ کو پھاڑ دیا اور ایک نیا فیصلہ لکھا اس کے بعد آپ کو بڑی ہی پُرسکون نیند آ گئی۔

دوسرے روز جب آپ عدالت جارہے تھے تو ڈرائیور کو حکم دیا کہ موٹر کو اس لان کی طرف لے چلو جہاں وکلاء بیٹھتے ہیں۔ وہاں کافی وکلاء جمع تھے۔ آپ موٹر سے اتر کر ان کی طرف گئے۔ انہوں نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ آپ نے فرمایا آج میں ایک نہایت اہم فیصلہ کرنے والا ہوں لہٰذا آپ سب کو دعوت دیتا ہوں کہ اس فیصلہ کو سننے کے لئے آئیں۔

اس دن وہ ہندو اپنے گھر سے بخش بخشوا کر عدالت میں آیا کیونکہ اسے یقین تھا کہ وہ سزا سے کسی صورت بچ نہیں سکتا۔ اس کے اعزا و اقربا بھی کافی تعداد میں جمع تھے۔ وہ بڑی گھبراہٹ اور بے چینی سے ادھر ادھر چکر لگاتا جاتا اور اپنی جیب سے ایک ایک چیز نکال کر اپنے عزیزوں کو اس خدشہ کے تحت دیتا جاتا کہ نہ معلوم اب کتنی لمبی مدت کے لئے زندان میں رہنا ہوگا۔ عدالت سے جب اس ہندو کا نام پکارا گیا تو وہ کپکپاتے اور ڈگمگاتے قدموں سے کمرۂ عدالت میں داخل ہوا۔ سب وکلاء اور حاضرین کی نظریں جج پر لگی ہوئی تھیں کہ دیکھیں کیا فیصلہ ہوتا ہے کیونکہ اس ہندو کی انتقال مقدمہ کی درخواست اور اخبارات میں معزز جج کے خلاف پراپیگنڈا کی بناء پر ہر ایک کو خیال تھا کہ آج اس ہندو کو سخت سزا سننی ہوگی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں فرمایا۔ کیوں لالہ جی آ گئے وہ کہنے لگا حضور حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ لالہ جی آپ نے بڑا زور لگایا کہ مقدمہ کسی اور کے پاس چلا جائے اور خوب مخالفانہ پراپیگنڈا بھی کیا لیکن آپ کی ایک نہ چلی اور آخر کار میرے پاس ہی پھنسے۔ ہندو لالہ کو اپنا بھیانک انجام نظروں کے سامنے دکھائی دے رہا تھا اس کا رنگ فق ہوتا جارہا تھا اور صاحبزادہ صاحب فرماتے جارہے تھے لالہ جی تم نے بھی بڑا زور لگایا اور ہم نے بھی تمہیں سزا دینے کے لئے بڑا زور لگایا۔ لیکن اس کے باوجود ہم آپ کو باعزت بری کرتے ہیں۔ اس ہندو کا یہ سننا تھا کہ غش کھا کر زمین پر گر پڑا اور کمرۂ عدالت میں موجود ہر شخص کی زبان پر یہ الفاظ تھے کہ ''آج انصاف کی حد ہوگئی۔''

ایک دن محترم صاحبزادہ صاحب کے نوکروں نے آپ کو بتایا کہ آپ جب عدالت سے کوٹھی میں واپس آتے ہیں تو اس وقت ایک سایہ سا کوٹھی کی چاردیواری سے جھانکتا نظر آتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا پیچھا کرو اور پکڑ کر لاؤ۔ دوسرے دن وہی سایہ نظر آیا۔ نوکر جو پہلے ہی تاک میں بیٹھے ہوئے تھے اسے پکڑ کر آپ کے پاس لے آئے آپ کیا دیکھتے ہیں کہ یہ تو وہی ہندو ہے جسے آپ نے بری کیا تھا۔ آپ نے نوکروں کو فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور میرے پاس آنے دو۔ آپ نے پوچھا، لالہ جی کیا بات ہے آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ وہ ہندو **کہنے لگا۔ مہاراج میں آپ کو سچ سچ بتاؤں کہ میں کیوں ایسا کرتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ مجھے آپ ایک دیوتا معلوم ہوتے ہیں۔ میرے من میں آپ کے دیدار کے لئے ایک آگ سے لگی رہتی ہے اور جب تک آپ کو دیکھ نہ لوں مجھے کسی پل آرام نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا تو پھر تمہیں یوں چوروں کی طرح جھانکنے کی ضرورت نہیں ہے اور ہاتھ بڑھا کر کہا۔ آؤ آج سے ہم اور آپ دوست بنتے ہیں آپ ہر وقت بلا روک ٹوک مجھے مل سکتے ہیں آپ پر کوئی پابندی نہیں اس طرح ایک ہندو آپ کی نیکی و پارسائی اور دیانتداری کی وجہ سے تا عمر آپ کا غلام بے دام بن گیا۔''**

(الفضل 10/اپریل 1973ء صفحہ 4)

# ردائے خلافت لئے پھر رہا ہوں

بلند اپنے سر کو کئے پھر رہا ہوں  جلا کر وفا کے دیئے پھر رہا ہوں
بفضل خدائے محمدؐ جہاں میں  میں مہدی کا جھنڈا لئے پھر رہا ہوں
ہوں دیوانہ لیکن مجھے ہوش بھی ہے  میں دامان اپنا سیئے پھر رہا ہوں
مجھے جو ملا وہ ثریا سے اترا  اسی کی محبت لئے پھر رہا ہوں
ہیں سچائی کے جس پہ تارے چمکتے  ردائے خلافت لئے پھر رہا ہوں
قسم ہے زمانے کی ہر سو خسارہ  میں ایماں کی دولت لئے پھر رہا ہوں
ہے تعزیر ذکر خدا اور نبی پر  بہت قدغنوں میں جئے پھر رہا ہوں
ہے ابن علیؓ کا ہی انداز بھایا  میں صحرا میں خیمہ لئے پھر رہا ہوں
محبت، اخوت، عقیدت، شرافت  انہی کے سہارے جئے پھر رہا ہوں
''مجھے بیر ہرگز نہیں ہے کسی سے''  میں اخلاقِ یثرب لئے پھر رہا ہوں
ٹھہر اے مخالف نہ آ گیں لگا  میں مظلوم آہیں لئے پھر رہا ہوں
شہیدوں کے رتبہ کی دیکھو بلندی  وہی آس دل میں لئے پھر رہا ہوں
محمدؐ کی چاہت کا ساغر میں ہر دم  شب و روز حافظؔ پیئے پھر رہا ہوں

ابن کریم

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع : ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

# قرآن مجید کی حقانیت اور صداقت

## سائنسی حقائق کے متعلق ایک عیسائی مصنف کی بے لاگ گواہی

"بائبل، قرآن اور سائنس" کے نام سے موسوم کتاب اصل میں فرانسیسی زبان میں لکھی گئی تھی پھر مصنف کتاب موریس بوکائلے اور الاسٹیر دی پانیل نے مل کر اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ اس کی خوب اشاعت ہوئی۔ اردو ترجمہ ثناء الحق صدیقی نے کیا اور نگارشات ٹیمپل روڈ لاہور سے 1995ء میں شائع ہوئی۔

مصنف موریس بوکائلے پیشہ کے لحاظ سے ایک سرجن ہے اور اس کو اکثر ایسی حالت سے گزرنا پڑا جس میں ان کو نہ صرف لوگوں کے جسموں کا معائنہ کرنا پڑا بلکہ ان کی روحوں کا جائزہ لینے کا بھی موقعہ ملا۔ اس طرح اس کی توجہ مسلمانوں کی خدا پرستی اور اسلام کے ان پہلوؤں کی جانب مبذول ہوئی جن سے غیر مسلموں کی اکثریت قطعاً ناواقف بنے۔ مصنف نے بائبل قرآن اور سائنس کے موازنہ کے لئے عربی زبان سیکھی اور اس میں مہارت حاصل کی اور پھر مصر اور سعودی عرب کے علماء سے بھی تبادلہ خیال کیا اور سعودی فرمانروا شاہ فیصل سے بھی ملاقات کی۔

فرانسیسی کتاب کے دیباچہ میں ناشر نے بائبل کا جائزہ لینے کے بعد قرآن مجید کے بارے میں لکھا ہے:

"اب اگر ہم مسلمان مفسرین کی توضیحات پر غور کریں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ قرآن کو بالکل ہی مختلف انداز میں پیش کرتے ہیں تقریباً چودہ صدی کا عرصہ ہوا۔ ماحول مکہ میں جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عالم استغراق میں تھے تو آپ کو جبرائیل (علیہ السلام) کے ذریعہ اللہ کا پہلا پیغام ملا پھر پہلے پیغام کے بعد فترت وحی کا ایک طویل عرصہ گزرنے پر مسلسل نزول وحی ہوتا رہا۔ جس کا پھیلاؤ بیس سال کی مدت پر ہے۔ یہ وحی نہ صرف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حیات میں ضبط تحریر میں لے آئی گئی تھی بلکہ السابقون الاولون کے وہ صحابہ جن کو آپؐ کی محبت نصیب ہوئی۔ زبانی اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ آپؐ کی رحلت (632ء) کے بعد مختلف اجزاء کو ایک کتاب کی شکل میں جمع کر دیا گیا۔ جس کے بعد وہ کتاب قرآن کے نام سے موسوم کی گئی۔ یہ خدا کا کلام ہے اور انسان کی جانب سے اس میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ وہ خطی نسخے جو اسلام کی پہلی صدی کے وقت سے ہماری دسترس میں ہیں۔ آج کے متن کی تصدیق و توثیق کرتے ہیں۔

ایک خوبی جو پوری طرح قرآن کریم کے ساتھ مخصوص ہے یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی بحث کی جاتی ہے۔ تو اس میں متعدد مقامات پر تمام انواع کے قدرتی حوادث سے متعلق اظہار خیال دکھائی دیتا ہے یعنی فلکیات سے لے کر انسانی توالد و تناسل کرۂ ارض، عالم حیوانی و نباتاتی تک سب ہی کچھ اس میں موجود ہے۔

(بائبل قرآن اور سائنس از موریس بوکائلے صفحہ 8,7)

موریس بوکائلے بائبل کا سائنسی لحاظ سے جائزہ لینے کے بعد قرآن کریم کے بارے میں لکھتا ہے:

کیا یہی بات مسلمان مفسرین کی اس تصدیق و توثیق کے بارے میں بھی کہی جاسکتی ہے جو بائبل کے الہام و وجدان کے برخلاف نزول قرآن سے متعلق ہے؟ کیا قرآن میں ایسے بیانات ملنے کا کچھ امکان دکھائی دیتا ہے جو ان خیالات کی عکاسی کرتے ہوں جو اس زمانے میں ذرائع و مشائع تھے اور جن سے بعد میں جدید معلومات کی تردید ہوتی ہو۔ جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے کہ قرآن میں قدرتی حوادث سے متعلق بیشمار اقوال و بیانات موجود ہیں۔ ان کے سلسلے میں متعدد سائنسی تسامحات کے ہونے کا امکان تھا۔ جس کا سبب اُن مضامین کی نوعیت تھی جن سے اُس دور میں بحث کی گئی تھی۔ جو سائنسی تحقیق کی مخالفت کا دور تھا۔ یہاں ہمیں اس بات کو فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ قرآن کا نزول کم و بیش اس زمانہ میں ہوا۔ جب شاہ داکوبر (فرانسیسی بادشاہ) کی فرانس حکومت تھی۔ (629ء تا 639ء)

ایک بار جب سائنسی معلومات اور صحیفوں میں شامل بیانات کا مقابلہ کر لیا گیا تو پھر مصنف نے اس کے نتائج 1976ء میں فرانسیسی ایڈیشن میں پیش کر دیئے۔ شروع میں وہ بڑے اچنبھے کا موجب ہوئے۔

قرآن میں واضح طور پر ایک بیان بھی ایسا شامل نہیں تھا جو مستحکم بنیادوں پر قائم شدہ جدید معلومات سے عدم مطابقت رکھتا ہو۔ نہ ہی اس میں ان موضوعات سے متعلق جو اس میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس دور کے مروجہ خیالات میں سے کوئی ایک دکھائی دیا۔ بلکہ اس سلسلے میں زیادہ اہم بات یہ ہے کہ قرآن میں وہ حقائق بڑی تعداد میں بیان ہوئے ہیں جن کی تحقیق دور جدید سے پہلے نہیں ہوئی تھی۔ سچ پوچھئے تو ایسے حقائق اس کثرت سے ہیں کہ مصنف ھٰذا نے 9 نومبر 1972ء کو فرانسیسی طبی اکادمی کے سامنے "قرآن میں عضویاتی اور جنیاتی معلومات" کے موضوع پر ایک پورا مقالہ پیش کر دیا۔ یہ معلومات مختلف مضامین پر بہت سی اور معلومات کی طرح انسانی توضیح و تشریح کے لئے ایک حقیقی چیلنج ہے۔ وہ بھی ان معلومات کے پیش نظر جو مختلف ادوار میں مختلف علوم کی تاریخ کے بارے میں ہمیں حاصل ہوئے ہیں۔ جب یہ بات متحقق ہو جاتی ہے کہ قرآن ایک الہامی کتاب ہے۔ یہ ایک ایسا تصور ہے جو اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ خداوند قدوس کی جانب سے کسی غیر صحیح بات کا اظہار نہیں ہو سکتا تھا۔

صحف مقدسہ اور سائنس سے متعلق مذکورہ بالا خیالات مصنف ھٰذا کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں اور نہ ہی بائبل میں سائنسی تسامحات کی نشاندہی کوئی نئی چیز ہے بلکہ جو چیز نئی کہی جاسکتی ہے وہ یہ حقیقت ہے کہ ان باتوں کو ان خیالات کے مطابق جو بائبل کی لمبی تفسیر میں درج ہیں اس قدر جامعیت سے بیان کر دیا گیا ہے۔ اور ان کی اتنی وضاحت کر دی گئی ہے۔ جہاں تک قرآن کا تعلق ہے اس مقدس کتاب اور جدید سائنس میں مکمل ہم آہنگی ہے نہ کہ اختلاف......

بہت سے مختلف سائنسی قواعد سے واقفیت اس سوال کو تفصیل سے جاننے کے لئے ضروری ہے جو ماہرین علوم اسلامی کو ان کے عملی پس منظر کے ساتھ عموماً حاصل نہیں ہے صرف وہی سائنسدان جو عربی ادب میں مہارت رکھتا ہو۔ وہ نکات قائم کر سکتا ہے جو قرآن جس کو عربی ہی میں پڑھنا چاہئے۔ اور سائنس کے مابین مشترک ہیں۔ اس جائزہ کو پیش کرنے والے نے اپنے مشاہدات کی بنیاد حقائق پر رکھی ہے اور ان سے لازمی طور پر برآمد ہونے والے منطقی نتائج کو پیش کر دیا ہے۔

(ص9 تا 11)

یہ تصور کہ سائنس اور مذہب ایک دوسرے کے مخالف ہیں یہودی، عیسائیت کے زیر اثر ممالک میں بھی اس طرح پھیلا ہوا ہے جیسا کہ اسلامی دنیا میں ہے۔ خصوصیت سے سائنسی حلقوں میں اگر اس مسئلہ پر تفصیل سے بحث کی جائے تو طویل مباحث کا ایک سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ لہٰذا اس کتاب میں میرا ارادہ صرف ایک پر گفتگو کرنے کا ہے۔ وہ یہ ہے خود صحیفوں کا جدید سائنسی معلومات کی روشنی میں جائزہ۔

(ص18,17)

## بائبل اور قرآن کا موازنہ

## نزول کے لحاظ سے

اسلام کی اگر کسی چیز کا مقابلہ اناجیل سے کیا جا سکتا ہے تو وہ کچھ حدیثیں ہیں۔ وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جمع شدہ اقوال اور آپ کے افعال کے تذکرے ہیں۔ اناجیل کی بہت بڑی تعداد کا مسئلہ مختتم طور پر طے کر دیا گیا تھا۔ ان میں سے صرف چار کی تشریحی حیثیت مان لی گئی ہے باوجودیکہ بہت سے نکات ایسے ہیں جن پر ان میں بھی اتفاق نہیں ہے۔ باقی کے لئے یہ حکم دیا گیا ہے کہ ان کو مسترد قرار دیا جائے چنانچہ اسفار محرفہ کی اصطلاح کام میں لائی گئی۔

عیسائیت اور اسلام کے صحیفوں میں ایک بنیادی چیز جو مابہ الامتیاز ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ عیسائیت میں کوئی متن ایسا نہیں ہے جو منزل من اللہ ہو اور جس کو ضبط تحریر میں لے آیا گیا ہو لیکن اسلام میں قرآن ایک ایسی چیز ہے جو اس شرط کو پورا کرتا ہے۔

قرآن وحی کا وہ اظہار ہے جو جبرائیل کے ذریعہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پہنچی جس کو فوراً قلم بند کر لیا گیا اور اہل ایمان نے حفظ کر لیا۔ وہ اپنی نمازوں خصوصاً ماہ رمضان المبارک میں اس کی قراءت و ترتیل کرتے رہے خود محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کی سورتوں میں ترتیب قائم کی اور یہ سب سورتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے فوراً بعد (حضرت ابوبکر صدیق) کے دور خلافت میں متن کو موجودہ شکل دینے کے لئے جمع کر لیا گیا۔

اس کے برخلاف مسیحی الہام متعدد انسانی بیانات پر مبنی ہے۔ حقیقت میں بہت سے عیسائیوں کے خیال کے برعکس ہمارے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے واقعات کا کوئی عینی شاہد نہیں ہے۔ عیسائی اور اسلامی متون کے معتبر اور غیر معتبر ہونے کی وہ صورت ہے جواب قائم ہوئی ہے۔ (ص20,19)

## بلحاظ سائنسی حقائق

اسلام نے بھی ہمیشہ سے یہ طرز عمل اختیار کر رکھا ہے کہ صحف مقدس میں جو معلومات شامل ہیں وہ سائنسی حقائق سے مطابقت رکھتی ہوں۔ اسلامی وحی کے حالیہ جائزے نے اس صورت حال میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی ہے۔ جیسا کہ ہم آگے چل کر دیکھیں گے قرآن میں مقدس بائبل سے کہیں زیادہ سائنسی دلچسپی کے مضامین زیر بحث آئے ہیں۔ بائبل میں یہ بیانات محدود تعداد میں ہیں لیکن سائنس سے متبائن ہیں۔

اس کے برخلاف قرآن میں بکثرت مضامین سائنسی نوعیت کے ہیں اس لئے دونوں میں کوئی مقابلہ نہیں۔ مؤخر الذکر میں کوئی بیان بھی ایسا نہیں جو سائنسی نقطہ نظر سے متصادم ہوتا ہو یہ وہ بنیادی حقیقت ہے جو ہمارے جائزہ لینے سے اُبھر کر سامنے آئی ہے۔ (ص21)

قرآن مجید کے کسی بیان پر سائنسی نقطہ نظر سے حرف گیری نہیں کی جاسکتی۔

"ہمارا موجودہ جائزہ ان باتوں سے متعلق ہے جو صحف سماوی ہمیں مختلف انواع مظاہر کے بارے میں بتاتے ہیں اور جن کی کسی نہ کسی حد تک وضاحت کی جاسکتی ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھ کر ہمیں اس اختلاف کو دیکھنا چاہئے جو ایک ہی موضوع سے متعلق قرآن میں کثیر تعداد میں اور باقی دو صحیفوں میں محدود تعداد میں معلومات کے بارے میں ہے۔

جب میں نے پہلے پہل قرآنی وحی و تنزیل کا جائزہ لیا تو میرا نقطہ نظر کلیۃً معروضی تھا۔ پہلے سے کوئی سوچا سمجھا منصوبہ نہ تھا۔ میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ قرآنی متن اور جدید سائنس کی معلومات کے مابین کس درجہ مطابقت ہے۔ تراجم سے مجھے پتہ چلا کہ قرآن ہر طرح کے قدرتی حوادث کا اکثر اشارہ کرتا ہے۔ لیکن اس مطالعہ سے مجھے مختصر سی معلومات حاصل ہوئیں جب میں نے گہری نظر سے عربی زبان میں اس کے متن کا مطالعہ کیا اور ایک فہرست تیار کی تو مجھے اس کام کو مکمل کرنے کے بعد اس شہادت کا اقرار کرنا پڑا جو میرے سامنے تھی۔

قرآن میں ایک بھی بیان ایسا نہیں ملا جس پر جدید سائنس کے نقطۂ نظر سے حرف گیری کی جا سکے۔" (ص23)

## قرآن مجید میں سائنسی موضوعات کا کثرت بیان

"جو بات اس نوعیت کے متن میں پہلے پہل سامنے آئی اور قاری کو چونکا دیتی ہے۔ وہ ان موضوعات زیر بحث کی کثرت ہے۔ یہ موضوعات ہیں تخلیق، فلکیات، زمین سے متعلق بعض مادوں کی تشریح، عالم حیوانات و نباتات، انسان کی تولید، جبکہ بائبل میں فاش غلطیاں دیکھتے ہیں آتی ہیں، قرآن میں ایک غلطی کا بھی پتہ نہیں چلا سکا ہوں۔

میں نے اس موقع پر توقف کر کے خود سے استفسار کیا۔ اگر کوئی بشر قرآن کا مصنف ہوتا تو وہ ساتویں صدی عیسوی میں ایسے حقائق کس طرح بیان کر دیتا جو آج جدید سائنسی معلومات سے پوری طرح مطابقت کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں؟

اس بارے میں قطعاً کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ قرآن کا جو متن آج ہمارے پاس ہے وہ اگر مجھے ان الفاظ میں گفتگو کرنے کی اجازت دی جائے تو قطعی طور پر اس زمانہ کا متن ہے اس مشاہدے کے لئے انسان کے پاس کیا توجیہہ و تاویل ہو سکتی ہے۔ میری رائے میں اس کے سامنے کوئی تاویل ممکن نہیں۔ کوئی خاص دلیل اس سلسلہ میں نہیں ہو سکتی کہ جس زمانہ میں شاہ داگوبر (629ء-639ء) فرانس میں حکومت کر رہا تھا۔ اس وقت جزیرۃ العرب کا ایک باشندہ بعض موضوعات پر ایسی سائنسی معلومات رکھتا ہو جو ہمارے زمانے سے بھی دس صدی بعد کے دور سے تعلق رکھتی ہو۔" (ص195,194)

## رفع مسیح کی الہامی طور پر کوئی ٹھوس بنیاد نہیں ہے

موریس بوکائیلے مختلف اناجیل کے حوالے دے کر اور تنقید و تجزیہ کے بعد لکھتا ہے:

"نہ متی نے اور نہ یوحنا نے (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) کے اٹھائے جانے کا ذکر کیا ہے۔ لوقا نے اپنی انجیل میں اس کا تعین روز محشر کے لئے کیا ہے اور "رسولوں کے اعمال" میں جس کا انہیں مصنف کہا جاتا ہے اس کو چالیس دن بعد کا وقوعہ قرار دیا ہے۔ مرقس (تاریخ کا یقین کئے بغیر) ایک ایسے اختتامیہ میں اس کا تذکرہ کرتا ہے جو آج غیر مستند سمجھا جاتا ہے لہٰذا رفع مسیح کی الہامی اعتبار سے بنیاد نہیں ہے۔ شارحین باوجود اس کے اس اہم مسئلہ سے حیرت انگیز طور پر نہایت سرسری طریقہ سے گزر جاتے ہیں۔" (ص 92,91)

بہت سے مصنفین کے تجزیوں کا حوالہ دینے کے بعد مصنف اپنی بات کو ایک معروف تجزیہ نگار کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"خاور کنین ژی ایسے اس بات پر متنبہ کرتے ہیں کہ "اناجیل میں (حضرت) یسوع مسیح جو واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔ ان کو لفظی طور پر نہیں لینا چاہئے۔ کیونکہ وہ کسی خاص موقع پر یا مناظرے سے مناسبت رکھنے والی تحریریں ہیں۔ جن کے مصنفین عیسیٰ کے بارے میں اپنی قومی روایات کو ضبط تحریر میں لا رہے ہیں"۔

جہاں تک کہ عیسیٰؑ کے قبر سے اٹھائے جانے کا تعلق ہے جو اس کتاب کا موضوع ہے اس کے سلسلہ میں وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اناجیل کے مصنفین میں سے کوئی بھی اس واقعہ کا عینی شاہد نہیں ہے وہ یہ بتاتے ہیں کہ جہاں تک عیسیٰؑ کی قومی زندگی کا تعلق ہے۔ یہی بات صحیح سے ہونی چاہئے کیونکہ اناجیل کے مطابق یہودہ اسکریوطی کے سوا کوئی بھی حواری ایسا نہیں تھا جس نے عیسیٰؑ کو اس وقت سے جب وہ پہلے پہل آپ کی صحبت میں داخل ہوا۔ آپ کے عالم آب و گل میں آخری ظہور کے وقت تک چھوڑا ہو۔ (صفحہ 94)

"شارحین جو ہر چیز کی تشریح کرنے اور ناموافق باتوں میں توافق پیدا کرنے کے خواہشمند ہیں۔ اس موضوع کی بعض عجیب و غریب تاویلات اور تشریحات پیش کرتے ہو۔

مثلاً اناجیل اربعہ کا خاکہ مرتبہ 1972ء از مدرسہ بائبل واقع یروشلم (بائبلیکل سکول آف یروشلم) کی جلد 2 صفحہ 451 پر یہ نہایت عجیب و غریب تشریحات ملتی ہیں۔

خود لفظ رفع مسیح پر حسب ذیل انداز میں تنقید کی گئی ہے "فی الحقیقت واقعۃ" جسمانی اعتبار سے رفع مسیح ہوا ہی نہیں کیونکہ خدا تو جس طرح بلندیوں پر ہے اس طرح پستیوں پر ہے"۔

(ص168,167)

موریس بوکائیلے نے اپنی کتاب بائبل قرآن اور سائنس کے صفحہ 25 تا 184 بائبل پر سائنسی طور پر اعتراضات کئے ہیں اور بائبل کے تسامحات کو واضح کیا ہے۔ صفحہ 170 تا 402 میں قرآن مجید اور جدید سائنس کے موضوعات پر بہت متنوع قسم کی معلومات مہیا کی ہیں کیونکہ اس نے قرآن مجید کا عربی زبان میں مطالعہ کیا اور زبان اور لغت کی گہرائیوں سے واقفیت حاصل کی۔ اس نے وہ قرآن مجید میں بیان فرمودہ سائنسی حقائق کو زیادہ بہتر طور پر بیان کرنے کی پوزیشن میں تھے جس کو ہمارے مترجمین نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اس لحاظ سے کتاب کا مطالعہ کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے چودہ سو سال قبل آئندہ ہونے والی سائنسی معلومات کو قرآن مجید میں سادگی سے بیان کر دیا ہے جو اسلام کی حقانیت اور صداقت کا ایک بیّن ثبوت ہے۔

## سانگھڑ میں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے
# مکرم رانا ظفر اللہ صاحب کے بارے میں مزید معلومات

مکرم رانا ظفر اللہ صاحب ابن مکرم محمد شریف صاحب آف سانگھڑ مورخہ 18 مارچ 2011ء کو نامعلوم موٹر سائیکل سوار مسلح افراد کی فائرنگ کے نتیجے میں راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ آپ مکرم رانا سلیم احمد صاحب آف سانگھڑ شہید کے چچازاد بھائی تھے۔

مرحوم یکم اپریل 1971ء کو سانگھڑ شہر میں پیدا ہوئے۔ وہیں پرورش پائی۔ آپ نے 1986ء میں سانگھڑ شہر سے ہی میٹرک پاس کیا۔ مرحوم الیکٹریشن کا کام جانتے تھے۔ بعد ازاں آپ نے فوٹو سٹیٹ کی دکان سانگھڑ شہر میں بنائی اور تاوقت وفات اسی شعبہ سے منسلک رہے۔ آپ کی شادی 2007ء میں مکرمہ ملیحہ ظفر صاحبہ بنت مکرم رانا عبدالرزاق صاحب آف کراچی سے ہوئی جن سے خدا تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹیاں عطا فرمائیں۔

محترم رانا ظفر اللہ بے پناہ خوبیوں کے مالک تھے۔ نیک، شریف النفس اور فدائی احمدی تھے۔ ایک فرشتہ صفت انسان اور خدا تعالیٰ پر بے انتہا توکل تھا، عاجزی و انکساری آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ جماعت احمدیہ کے بڑے مفید وجود تھے۔ جماعتی خدمات بجالانے میں پیش پیش تھے۔ جماعتی کاموں کو فوقیت دیتے اور دنیا داری کے کاموں کو پیچھے چھوڑ دیتے تھے۔ محترم رانا صاحب بڑے ہنس مکھ، ملنسار، خوش مزاج، خوش اخلاق، اور ہمدردی خلق رکھنے والے شخص تھے۔ ہر ایک سے بڑی نرمی اور پیار و محبت سے کلام کرتے اور کبھی غصے میں نہ آتے تھے۔ دوستوں کے ساتھ آپ کا سلوک بڑا مثالی تھا۔ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ بھی بڑی محبت اور پیار کا سلوک تھا۔ آپ کی اہلیہ کا کہنا ہے کہ کبھی بھی آپ نے میرے ساتھ اونچی آواز میں بات نہیں کی اور ہمارا کبھی بھی آپس میں گھریلو طور پر جھگڑا نہیں ہوا۔

خوف خدا رکھنے والے وجود تھے۔ اپنی دونوں بیٹیوں سے بہت پیار تھا۔ محترم رانا صاحب خلافت احمدیہ کے ساتھ عشق و محبت کا تعلق رکھتے تھے۔ نظام جماعت اور جماعتی عہدیداران کی بڑی عزت و احترام اور کامل اطاعت کرتے تھے۔ دعوت الی اللہ کا جذبہ نمایاں تھا۔ خود وفد تیار کر کے بھجواتے اور خود بھی ان کے ساتھ جاتے تھے۔ مالی قربانی بڑھ چڑھ کر کیا کرتے تھے۔ غریبوں کا خیال رکھتے اور ان کی مالی امداد بھی کرتے تھے۔ غرضیکہ بڑے بے نفس اور بے لوث خدمت کرنے والے تھے۔

مورخہ 19 مارچ کو مقامی طور پر سانگھڑ میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد میت کو تدفین کے لئے ربوہ پہنچایا گیا جہاں 20 مارچ 2011ء کو نماز فجر کے بعد بیت مبارک میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ نماز جنازہ میں احباب جماعت کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

پریس ریلیز میں جماعت احمدیہ کے ترجمان چوہدری سلیم الدین صاحب نے کہا ہے کہ

جماعت احمدیہ کے افراد کو محض مذہب کی بنیاد پر ٹارگٹ کیا جا رہا ہے۔ سانگھڑ میں مذہبی منافرت کی بناء پر گزشتہ چند سالوں میں یہ پانچویں احمدی ہیں جنہیں ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنایا گیا ہے اور اب تک ایک بھی مجرم پکڑا نہیں گیا جبکہ 1984ء کے اینٹی احمدیہ آرڈیننس کے نفاذ سے اب تک صوبہ سندھ میں 137 افراد کو احمدی ہونے کی بنا پر قتل کیا گیا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ معاشرے میں بڑھتی ہوئی عدم رواداری اور انتہا پسندی سے معصوم افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو رہے ہیں۔ جبکہ احمدیوں کے خلاف نفرت انگیز لٹریچر کی اشاعت مسلسل جاری ہے اور ایسے فتوے جاری کئے جاتے ہیں جن میں احمدیوں کو قتل کرنے کا کہا جاتا ہے اور ان فتووں کی عوام میں وسیع پیمانہ پر اشاعت کی جا رہی ہے۔ ارباب اختیار کا فرض ہے کہ وہ معاشرے میں اس طرح کے لٹریچر کی اشاعت کو روکیں اور ایسے شرپسند عناصر کو قانونی گرفت میں لیا جائے جو معصوم لوگوں کے قتل کے فتوے جاری کرتے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرماتے ہوئے اعلیٰ علیین میں شامل فرمائے اور تمام لواحقین و پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مظفر احمد درانی صاحب

# عبادات میں تقویٰ کی باریک راہیں

اللہ تعالیٰ کے اوامر ونواہی پر دل کی گہرائیوں سے عمل کرنے کے جذبہ کا نام تقویٰ ہے۔اور چھوٹی چھوٹی نیکیوں کا اہتمام کرنے اور مخفی در مخفی برائیوں سے بچنے کے التزام کا نام تقویٰ کی باریک راہیں ہے۔سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود تقویٰ کی باریک راہوں کی وضاحت میں فرماتے ہیں:

”انسان کو دقائق تقویٰ کی رعایت رکھنی چاہئے۔سلامتی اسی میں ہے کہ اگر چھوٹی چھوٹی باتوں کی پرواہ نہ کرے تو پھر ایک دن وہی چھوٹی چھوٹی باتیں کبائر کا مرتکب بنا دیں گی۔اور طبیعت میں کسل اور لاپرواہی پیدا ہو کر ہلاک ہو جائے گا۔تم اپنے زیر نظر تقویٰ کے اعلیٰ مدارج کو حاصل کرنا رکھو اور اس کے لئے دقائق تقویٰ کی رعایت ضروری ہے۔“

(ملفوظات جلد چہارم ص442)

نیز فرمایا: ”کل یعنی 22 جون 1899ء بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔“

(ملفوظات جلد اول ص200)

## باریک راہوں کی نشاندہی

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود، جن کا منصب ہی تقویٰ کی بعض باریک راہوں کی نشان دہی کر کے ان پر اپنی جماعت کے احباب کو چلانا تھا، فرماتے ہیں:۔

”اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو۔اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر ایک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی۔اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ہر ایک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے۔اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردی پاؤ، اس کو کاٹ کر باہر پھینکو، ایسا نہ ہو وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔

پھر بعد اس کے کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں۔کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔خدا تعالیٰ کی عظمت دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو۔اور یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں۔اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر ایک قوت اور ہر ایک وضع اور ہر ایک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر ایک مرتبہ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے۔سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو۔اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں سب کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مؤاخذہ کے لائق ہوگا۔اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جؤا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے۔بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ پرستش کا ایک حق خالق کا تم پر ہے۔چاہئے پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جاوے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جائے۔کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔

خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔وہ بڑی مراد ہے اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو، موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے۔بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچاتی ہیں ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ۔چاہئے کہ (۔) کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں میں اثر سجود نظر آوے اور خدا تعالیٰ کی بزرگی تم میں قائم ہو...... توحید پر قائم رہو اور نماز کے پابند ہو جاؤ اور اپنے مولیٰ حقیقی کے حکموں کو سب سے مقدم رکھو اور (۔) کے لئے سارے دکھ اٹھاؤ۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد سوم ص547 تا552)

جیسے تقویٰ کے حصول کے لئے بعض شرائط کی پابندی اور کچھ ذرائع کا اختیار کرنا ضروری ہے، ایسے ہی تقویٰ کی باریک راہوں کی تلاش اور حصول کیلئے بھی ان کی پابندی ضروری ہے۔خاص طور پر صحبت صالحین اس سلسلہ میں بہترین رہنما ہے۔کیونکہ ایک عام انسان کی نظر اتنی باریک نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور صحبت صالحین کے بغیر تقویٰ کی باریک راہوں کا ادراک حاصل کر سکے۔عبادات ہمارے ایمان کا حصہ ہونے کے سبب ہم پر فرض ہیں۔جن کا اہتمام و انصرام پوری شرائط کے ساتھ لازمی ہے۔تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کے لئے اوامر ونواہی یعنی نیکیوں اور بدیوں کی تفصیلات و لوازمات کا علم ہونا ضروری ہے۔ذیل میں کلمہ طیبہ کے بعد آنے والے چاروں عملی ارکان سے متعلق کچھ باریک راہوں کی نشان دہی کی جا رہی ہے۔

## نماز

نماز جو دین کا ستون ہے، اس کے متعلق تقویٰ کی باریک راہ یہ ہے کہ وہ ان سب شرائط کے ساتھ ادا کی جائے جن کا اہتمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔مثلاً نماز کو وقت پر ادا کرنا، کپڑوں اور بدن کی طہارت کا اہتمام کرنا، قیامِ نماز کے لئے پاک وصاف جگہ کا انتخاب کرنا اور اسے صاف رکھنا، جس حد تک ممکن ہو جسم کو ڈھانپ کر رکھنا، نماز کی نیت کرنا اور قبلہ رُخ کھڑے ہونا۔مذکورہ بالا امور کو شرائط نماز بھی کہتے ہیں کہ جن کے بغیر نماز صحیح تصور نہ ہوگی۔اس سے بھی بڑھ کر نماز با جماعت ادا کرنا، بیت الذکر میں حاضر ہو کر ادا کرنا، بیت الذکر کے آداب کا خیال رکھتے ہوئے اگلی صف میں بیٹھنا تا کہ کوئی آپ کے کندھے پھلانگتے ہوئے آگے نہ جائے اور نہ ہی آپ بھی دوسروں کی کسی طرح سے تکلیف کا باعث بنیں، نماز کے انتظار میں خاموشی سے زیر لب ذکر الٰہی کرتے رہنا، اپنے بیوی بچوں کو بھی ساتھ لانا، نماز میں توجہ اور خشوع و خضوع اختیار کرنا اور نہایت عاجزی و خاکساری سے روتے اور گڑگڑاتے ہوئے معافی مانگنا، نماز کو اس تصور میں ادا کرنا کہ خدا نظر آ رہا ہے یا کم از کم خدا ہمیں دیکھ رہا ہے۔پھر نماز کو گرنے نہ دینا اور اس پر دوام اختیار کرنا۔صلوٰۃ وسطیٰ کی حفاظت کرنا پھر فرض نمازوں کی حفاظت کے لئے ان سے قبل و مابعد نوافل و سنن سے انہیں تقویت پہنچانا اور ذکر الٰہی کرتے رہنا، بیت الذکر میں کوئی بودار چیز کھا کر نہ جانا تا کہ دوسرے نمازیوں کو تکلیف نہ ہو وغیرہ۔یہ سب امور تقویٰ کی مضبوطی کی علامت اور تقویٰ کی باریک راہیں ہیں۔

نماز کی تیاری کے طور پر وضو کو محبت و اہتمام سے کرنا، بلکہ پہلا وضو ہوتے ہوئے بھی نئی نماز کے لئے نیا وضو کرنا بھی خدا اور نماز سے محبت کی علامت اور تقویٰ کی باریک راہ ہے۔اس کا اندازہ اس واقعہ سے بھی ہو جاتا ہے کہ ایک بار گاؤں کے امام کو گندم کی کاشت کے وقت جب تسلی بخش حد تک مقتدیوں کی طرف سے گندم نہ مل سکی۔بات تلخ کلامی تک پہنچی تو غصہ میں امام کے تقویٰ کا لباس اس طرح تار تار ہوا جب اس نے یہ کہا کہ ٹھیک ہے تم مجھے پوری گندم نہ دو، میں نے بھی سارا سال آپ لوگوں کو بے وضو ہی نمازیں پڑھائی ہیں۔پس جب نظر خدا پر نہ ہو تو ایسی ہی غیر متقیانہ حرکتیں سامنے آتی ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تو یہ حال ہوا کرتا تھا کہ لمبی نماز پڑھانا چاہتے تھے مگر دوران نماز کسی بچے کے رونے کی آواز آتی تو فوراً نماز مختصر کر دیتے کہ اس سے بچے کی والدہ کو تکلیف ہوگی۔بس یہی تو تقویٰ ہے کہ نہ آپ خدا کی ناراضگی والا کام کریں اور نہ خدا کی مخلوق کو بلاوجہ تکلیف میں ڈالیں۔اور اس امر کو اپنی عبادات میں پیش نظر رکھیں۔

## روزہ

روزہ ایک فرض عبادت ہے لیکن اس کا مطلب صبح سے شام تک صرف بھوکا پیاسا رہنا نہ ہو بلکہ اس سے متعلقہ باریک راہوں کو اختیار کرنا بھی لازم ہے۔مثلاً گالی گلوچ، بدزبانی، شہوت رانی، جھوٹ وفریب سے کلیۃً کنارہ کشی کی جائے بلکہ خیال تک نہ آئے۔اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ روزے کی حالت میں اگر انسان جھوٹی باتیں اور جھوٹے کام نہیں چھوڑ سکتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا اور پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ذکر الٰہی اور دعاؤں میں وقت

گزارہ جائے۔روزہ صرف پیٹ کا ہی نہ ہو بلکہ زبان، آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں جسم کا رواں رواں اور روح سب کے سب روزہ کی حالت میں ہوں۔ روزے میں تلاوت کا اہتمام ہو، نمازِ تراویح اور تہجد میں باقاعدگی ہو، درس وتدریس میں بھرپور شرکت کی جائے۔

دوسری طرف خدا کے لئے عاجزی اور فروتنی اختیار کی جائے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم روزے سے ہو تو صرف یہی نہیں کہ کسی پر زیادتی نہیں کرنی اور لڑائی جھگڑے میں حصہ نہیں لینا بلکہ اگر کوئی بے ادب آکر آپ سے بدتمیزی کرتا بھی ہے تو اسے صرف یہ کہہ کر ٹال دیں کہ میں اس وقت روزے سے ہوں اس لئے تم سے جھگڑ نہیں سکتا۔ اس لئے مجھے معاف ہی رکھئے۔

## زکوٰۃ

نصاب کے مطابق مال ہونے کی صورت میں زکوٰۃ فرض ہے۔ایک مومن جانتا ہے کہ اس کے پاس کس قدر مال ہے۔اسی مناسبت سے زکوٰۃ کی ادائیگی اس پر فرض ہے کہ وہ اپنا حساب رکھے اور شرح کے مطابق جس قدر حصہ بنتا ہے اس کو راہِ مولیٰ میں پیش کردے۔ اللہ کے بڑے نیک بندے ہیں جو ایک ایک چیز کا حساب کر رکھتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ خدا کا حق ان کے گھر میں باقی رہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ دینے والا تو خدا ہے اور مقدار سے بھی وہ واقف ہے، پھر اس کو دھوکہ کیسا؟

جماعتِ احمدیہ میں اللہ کے فضل سے تزکیہءِ اموال اور چندوں کا نظام راسخ ہو چکا ہے۔ احباب از خود اپنی آمد ظاہر کر کے اپنا بجٹ بنواتے اور پھر اسے پورا کرتے ہیں۔ چونکہ دینے والا خدا کی خاطر اور اسے حاضر ناظر جان کر دے رہا ہوتا ہے اس لئے اس کا اہتمام بھی کرتا ہے۔اور اسے اپنی آمد چھپانے یا جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ 1974ء میں جبکہ احبابِ جماعت کی اموال و جائیداد کو شدید نقصان پہنچایا گیا اور ان کے ہاتھ میں کشکول پکڑانے کے منصوبے باندھے گئے تھے محترم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب آف سرگودھا کے ایک غیر از جماعت دوست ان سے ملنے کے لئے آئے جو جانتے تھے کہ جماعت کو شدید مالی نقصان پہنچا ہے، کہنے لگے کہ کیا اب بھی آپ کی جماعت کے بجٹ بنا کریں گے اور وہ پورے بھی ہوں گے؟ آپ نے اُس وقت تو اس کی بات ان سنی کر دی۔مگر اگلے سال مشاورت کے بعد جب نئے سال کے بجٹ کی منظوری کی رپورٹ روزنامہ الفضل میں چھپی تو آپ نے اپنے اس دوست کو یاد فرمایا اور الفضل اس کے سامنے رکھتے ہوئے فرمایا کہ چند ماہ قبل تم نے ایک سوال پوچھا تھا۔اس کا جواب آج کے الفضل میں ہے، خود ہی پڑھ لو کہ تمام تر نقصانات کے باوجود جماعت کا نہ صرف بجٹ بنا بلکہ گزشتہ سال سے کئی فیصد بڑھ کر ہے۔

28 مئی 2010ء کو لاہور میں 86 معصوم احمدیوں کو دورانِ عبادت اللہ کے گھروں میں شہید کر دیا گیا۔ اللہ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے، ان میں سے بعض کروڑوں اور اربوں کا کاروبار چلا رہے تھے۔ ہونا یہ چاہئے تھا کہ جب کاروبار کرنے والا دورانِ سال شہید ہو گیا تو اس کا چندہ ختم ہونے پر لاہور کی مجموعی آمد بھی کم ہو جاتی، کیونکہ عموماً ماہِ جون میں ہی اپنے حسابات کلیئر کئے جاتے ہیں۔ لیکن آپ کو شہداءِ لاہور کے لواحقین میں تقویٰ اللہ چھلکتا ہوا نظر آئے گا کہ جب 2010ء کا اختتام ہوا تو لاہور کا چندہ کم ہونے کی بجائے بجٹ کی نسبت 19 فیصد زیادہ موصول ہوا۔

پس یہ احبابِ جماعت احمدیہ کا تقویٰ ہی ہے بلکہ تقویٰ کی باریک راہوں پر اُٹھتے ہوئے قدم ہیں کہ جماعت کی ہر قسم کی تمام ضروریات اس کے ممبران کے چندہ ہی سے پوری ہو رہی ہیں۔ جس معمہ نے ساری دنیا کو حیران بلکہ پریشان کیا ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ کی ضروریات کیسے پوری ہو رہی ہیں۔ جب خدا صرف سامنے ہی نہیں بلکہ دلوں میں بستا ہو تو تقویٰ اللہ کے نظارے نظر آئیں گے اور تقویٰ سے محروم دنیا ششدر رہ جائے گی۔ پس جماعت احمدیہ کے دنیا بھر میں ہونے والے اخراجات ممبرانِ جماعت احمدیہ کے خلوص و وفا اور تقویٰ سے ادا کئے گئے چندوں سے ہی پورے کئے جاتے ہیں۔

پھر اللہ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کا ایک ذریعہ ان کی مالی امداد بھی ہے۔صدقہ، خیرات، صدقۃ الفطر، عید فنڈ، فدیہ، افطاری اسی طرح تحریک جدید اور وقفِ جدید کی سو فیصد ادائیگی اور دیگر امدادی تحریکات میں شرکت، سب نیکی کی علامتیں اور تقویٰ کی باریک راہیں ہیں۔

## حج

حج بھی ایک عاشقانہ عبادت ہے۔جس میں انسان اللہ سے محبت و عشق کے اظہار کے طور پر کچھ حرکات، عبادات اور قربانیاں بجا لاتا ہے۔ بظاہر حج پر جانے والا بہت قسم کی تکالیف بھی اُٹھا رہا ہوتا ہے۔ پس تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی ایک ایک حرکت کے ساتھ اس کی روح بھی آستانہءالٰہی پر جُھک اور گِر رہی ہو۔ اور وہ حج سے ایسے لوٹے جیسے نئی پیدائش لے کر لوٹ رہا ہے۔ لیکن یہ امور تقویٰ کے سراسر منافی ہیں کہ نیت صرف حاجی کا لقب حاصل کرنا ہو ورنہ حج سے کوئی غرض یا دلچسپی نہ ہو، گیا حج کرنے ہو مگر وقت سارا لوگوں کی حجامتیں بنانے میں صرف ہو، گیا حج کرنے ہو مگر وہاں پر توجہ چوری چکاری، بدظنی اور غیبت پر ہی مرکوز رہے۔ گیا تو سنتِ ابراہیمی کو پورا کرنے ہو مگر سارا وقت اپنے کاروبار کی معلومات لینے میں ہی مستغرق رہے۔

الغرض عبادات میں صرف فرائض ہی نہیں کیونکہ وہ تو لازمی اور ضروری ہیں ہی بلکہ اس کی تفصیلات اور لوازمات کا بھی اہتمام کرنا تقویٰ کی باریک راہیں ہیں۔ تمام معاملات میں جس قدر انسان نوافل کا اہتمام کرے گا، اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا چلا جائے گا۔ اسی طرح چھوٹی چھوٹی کمزوریوں اور خامیوں کو کوشش اور محنت کر کے چھوڑنا اور ان سے بچنے کی بھرپور سعی کرنا انسان کو محفوظ بنا کر خدا کا محبوب بنا دیتا ہے۔ کسی بھی عمل میں نیت کا بڑا دخل ہے۔ پس اگر ہم اپنی نیتوں کو صاف رکھیں اور خدا کو حاضر ناظر جان کر عبادات کریں تو ہمارے قدم خود بخود تقویٰ کی طرف اُٹھتے رہیں گے اور ہمارے بہت سے امور تقویٰ سے مزین ہوتے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ اور اس کی باریک راہوں پر چلنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

---

تبصرہ

# آسماں کیسے کیسے

مصنف:۔ مکرم انور ندیم علوی صاحب
صفحات:۔ 133

مکرم انور ندیم علوی صاحب نے اپنی اس کتاب میں سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث، حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع، حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، نوبیل لارئیٹ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب، حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب، حضرت مولانا غلام احمد فرخ صاحب، حضرت مولانا غلام باری سیف صاحب، محترم ثاقب زیروی صاحب، محترم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب نیز اپنے والدین اور اپنے خاندان کے دیگر مرحومین اور اعزہ و اقرباء سمیت زائد از دو درجن بزرگان سلسلہ و احباب کا ذکر خیر کیا ہے۔ کتاب میں بہت ایمان افروز اور مفید مواد سمویا گیا ہے۔ انداز تحریر نہایت مؤثر اور ادبی چاشنی سے مملو ہے۔ کتاب کے بیشتر مضامین قبل ازیں روزنامہ الفضل اور جماعت کے دوسرے رسائل و جرائد میں چھپ چکے ہیں۔ کتاب کا نام اور عنوان جناب امیر مینائی کے مشہور شعر کے ایک مصرع ”زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے“ سے ماخوذ ہے۔ جس کا مفہوم و مدعا یہ ہے کہ اس عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت کر جانے والوں میں ایسے ایسے عظیم لوگ بھی تھے جو اپنے کردار اور خصائل و شمائل کے اعتبار سے عظمت و رفعت کے آسمان پر فائز تھے۔ گویا اپنی ذات میں وہ اہل زمیں کے سروں پر حفاظت و برکت کا آسماں تھے جو ہمیں دائمی داغ مفارقت دے کر اب زیر زمین مدفون ہو چکے ہیں۔ ظاہری و باطنی حسن و جمال اور صاحب کمال ہستیوں کے اوصاف کے مضمون کو غالب نے یوں باندھا ہے ؎

سب کہاں کچھ لالہ و گُل میں نمایاں ہو گئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں

اس شاعرانہ تخیل سے مراد یہ ہے کہ کیسے کیسے حسین و جمیل تھے جو وفات پا کر خاک میں پنہاں ہو گئے مگر ان میں سے کچھ باغوں میں گل گلاب، گل لالہ اور دوسرے پھولوں کی شکل میں نمایاں ہو گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انبیاء کرام علیہم السلام اور اپنے نیک بندوں کا ذکر اور ان کے اوصاف بیان فرمائے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے بھی ارشاد فرمایا کہ تم اپنے مرحومین کا ذکر خیر کیا کرو۔ بہرحال جناب انور ندیم علوی نے جہاں دو خلفائے عظام کے حضور اپنا نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی اور ان سے متعلق اپنی یادوں کو قلمبند کیا وہاں ان کے تابع فرمان انصار و خدام دین کی ایثار و فدائیت، اخلاص اور صدق و صفا کے اعلیٰ نمونوں کا ایک حسین وجمیل گلدستہ بھی اپنی اس کتاب کے ذریعہ پیش کر دیا ہے جس کی مہک اور خوشبو فرزندان احمدیت کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس بابرکت شعر کا مصداق بنانے میں ممد ثابت ہو گی کہ ؎

بکوشید اے جواناں تا بہ دیں قوّت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملّت شود پیدا

یعنی ”اے جوانانِ احمدیّت (خدمتِ دین میں) ایسی کوشش اور سعی و عمل بجا لاؤ کہ ملت کے باغ پر بہار اور رونق آ جائے۔“

اللہ تعالیٰ محترم انور ندیم علوی صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اپنی جناب سے ان کو جزائے خیر دے، اپنے حضور حاضر ہو جانے والے تمام بزرگان سلسلہ کی روحوں پر اپنی ابدی رحمتوں کی بارش برسائے۔ اور ہم سب کو ان کے نقوش قدم پر چلتے ہوئے مقبول اور مبارک انجام خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ن۔الف۔خادم)

# اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## تقریب آمین

مکرم مبشر احمد مرزا صاحب ندیم کالونی آریہ محلہ راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی نور العین مبشر واقفہ نو نے حال ہی میں قرآن کریم ناظرہ کا دور مکمل کر لیا ہے۔ عزیزہ کی تقریب آمین خاکسار کے گھر واقع ندیم کالونی راولپنڈی میں منعقد ہوئی۔ مکرم ارشاد احمد دانش صاحب مربی سلسلہ نے عزیزہ سے قرآن پاک کے مختلف حصے سنے اور دعا کروائی۔ عزیزہ مکرم مرزا بشیر احمد صاحب آف فتح پور ضلع گجرات کی پوتی اور مکرم مرزا محمد صادق صاحب فتح پور ضلع گجرات کی نواسی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

## تقریب آمین

محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری اقبال احمد چٹھہ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی امۃ السبوح قانتہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1 سال 9 ماہ 7 دن میں مکمل قرآن مجید حفظ کر لیا ہے اس موقعہ پر تقریب آمین مورخہ 30 نومبر 2010ء کو منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی محترمہ امۃ الحفیظ نصرت صاحبہ نے بچی سے قرآن مجید سنا اور دعا کروائی۔ بچی مکرم چوہدری غلام محمد چٹھہ صاحب کی پوتی اور چوہدری مقصود احمد صاحب ورک نمبردار آف قیام ورکاں کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن مجید کے مطالب سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز مزید کامیابیوں کا وارث بنائے۔ آمین

## ولادت

مکرم گلزار احمد صاحب نگری معلم وقف جدید چک 161 مراد ضلع بہاولپور تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 30 نومبر 2010ء کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بیٹا عطا فرمایا ہے جو تحریک وقف نو میں شامل ہے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحسین احمد نام عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا کرے۔ خادم دین اور والدین کا فرمانبردار بنائے نیز دین ودنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین

## ولادت

مکرم لطیف احمد شاہد صاحب کاہلوں دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی مکرمہ سعدیہ قانتہ صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد رانا صاحب کو محض اپنے فضل سے مورخہ 3 مارچ 2011ء کو ٹورانٹو کینیڈا میں دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم رانا مبارک علی صاحب آف ساہیوال کا پوتا ہے۔ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ولید احمد نام عطا فرمایا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت والی بابرکت زندگی عطا فرمائے اور دین کی غیر معمولی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرم مظفر احمد خالد صاحب ایم اے مربی ضلع ملتان تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم رشید احمد طارق صاحب سابق معلم وقف جدید اناسی سال کی عمر میں مورخہ 13 جنوری 2011ء کو ناصر آباد ربوہ میں وفات پا گئے۔ آپ وقف جدید کی پہلی کلاس کے تربیت یافتہ معلم تھے۔ آپ نے اپنے چاروں بیٹوں کو ان کی پیدائش سے قبل ہی خدمت دین کیلئے وقف کر رکھا تھا۔ تین بیٹے مربیان سلسلہ ہیں۔ خاکسار، مکرم طارق احمد رشید صاحب مربی سلسلہ جزائر فجی اور مکرم ناصر احمد محمود صاحب مربی سلسلہ بینن خدمات بجالا رہے ہیں۔ چوتھے بیٹے صالح احمد ناصر صاحب دفتر وصیت میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ نے اپنی دونوں بیٹیوں کو بھی جماعتی دفاتر میں خدمت کرنے والے کارکنان کے ساتھ بیاہا۔ آپ کو بطور معلم سندھ، کشمیر، مظفر گڑھ اور سیالکوٹ میں خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کو خلافت او رمرکز سلسلہ سے دلی محبت تھی اور سلسلہ کے کارکنان کی دل سے عزت کرنے والے تھے۔ اور ہر آن یہ سمجھتے تھے کہ خدمت دین سے بڑھ کر کوئی زندگی نہیں ہے۔ آپ پر جوش داعی الی اللہ اور نڈر خادم سلسلہ تھے۔ اپنی جوانی کے ایام میں ربوہ کی کبڈی کی ٹیم کے اچھے کھلاڑی تھے مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماعات میں ربوہ کی رسہ کشی کی ٹیم کے کیپٹن ہوتے اور اکثر بفضل اللہ تعالیٰ انعامات حاصل کرتے۔ 14 جنوری کو بعد نماز جمعہ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے میرے والد محترم صاحب کی بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی آپ موصی تھے بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں ان کی خواہشات کے مطابق عالم باعمل بنائے اور تا قیامت نسلاً بعد نسلٍ خلافت احمدیہ کا خادم بنائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن لکھتے ہیں۔

مکرم عبدالرشید صاحب آف کوئٹہ ابن مکرم حضرت منشی عبدالکریم صاحب بٹالوی رفیق حضرت مسیح موعود مختصر علالت کے بعد 8 مارچ 2011ء کو وفات پا گئے۔ آپ 1947ء میں ہجرت کے بعد لاہور آئے اور 1954ء میں کوئٹہ تشریف لے گئے کچھ عرصہ مچھ میں بھی گزارا کوئٹہ میں آپ کوئلہ کا کاروبار کرتے تھے۔ آپ انتہائی ملنسار اور مہمان نواز تھے اور خدمت خلق کیلئے ہمیشہ کوشاں رہے جماعت احمدیہ کوئٹہ میں سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ نیز کوئٹہ کے اسیران راہ مولا کیلئے نمایاں خدمت کی توفیق پائی۔ 2008ء اپریل میں آپ کے بھتیجے عباس احمد اور جون 2009ء میں آپ کے جواں سال چھوٹے بیٹے خالد رشید اور اکتوبر 2009ء میں ہی آپ کے بڑے بھائی کے پوتے اور عزیزم ذوالفقار منصور کی راہ مولیٰ میں قربان ہونے کے بعد کوئٹہ سے ہجرت کر کے ربوہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ آپ کے سوگواران میں بیوہ اور پانچ بیٹیاں ایک بیٹا مکرم طارق رشید اور شہید بیٹے خالد رشید کی بیوہ اور تین بچے ہیں۔ 9 مارچ 2011ء کو بعد نماز ظہر بیت المہدی میں آپ کی نماز جنازہ مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم صدر صاحب عمومی نے دعا کروائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

## دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے فیصل آباد کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وار اکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

## نتائج کلاس پنجم وہشتم

(نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول ربوہ)

### کلاس ہشتم

امسال کلاس ہشتم میں ادارہ کی کل طالبات کی تعداد 56 تھی۔ جن میں سے 18 طالبات نے +A، 26 طالبات نے A، اور 11 طالبات نے B گریڈ حاصل کیا۔ جبکہ ایک طالبہ بیرون ملک جانے کی وجہ سے غیر حاضر تھی۔ تمام طالبات نے بفضل اللہ تعالیٰ فرسٹ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی۔ عافیہ نسیم بنت مکرم مبارک احمد نسیم صاحب نے 689/800 نمبر حاصل کر کے اول، خولہ رضوان خان بنت مکرم شاہد رضوان خان صاحب نے 682/800 نمبر حاصل کر کے دوم اور ماہرہ طوبیٰ بنت مکرم اشرف امیر صاحب نے 679/800 نمبر حاصل کر کے سوم پوزیشن حاصل کی۔ نہایت خوشی کی بات ہے کہ ادارہ ہٰذا کی دو طالبات نے آٹھویں کے پنجاب ایجوکیشن ایگزامینیشن میں مجموعی طور پر فرسٹ اور تھرڈ پوزیشن حاصل کی ہے۔

### کلاس پنجم

کلاس پنجم کے بورڈ کے امتحان میں ادارہ ہٰذا کے 153 طلباء وطالبات شامل ہوئے۔ 6 طلباء نے +A، 27 طلبا نے A، 65 نے B، 44 نے C، 8 نے D اور ایک طالبہ نے E گریڈ حاصل کیا۔ جبکہ دو طلباء غیر حاضر تھے۔ تمام طلباء وطالبات نے بفضل اللہ تعالیٰ کامیابی حاصل کی۔ محمد احمد ابن مکرم مدثر احمد صاحب نے 513/600 نمبر حاصل کر کے اول، مریم احسان بنت مکرم احسان احمد صاحب نے 504/600 نمبر حاصل کر کے دوم اور شیراز خلیل ابن مکرم خلیل احمد صاحب نے 500/600 نمبر حاصل کر کے سوم پوزیشن حاصل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کامیابی کے ساتھ ان بچیوں اور ادارہ کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔ احباب جماعت سے ادارہ کیلئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

تابانی ®
چہرہ کی خوبصورتی اور دلکشی میں اضافہ کا بہترین لوشن
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

## مدرسۃ الحفظ میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ برائے سال 2011ء کیلئے داخلہ فارم یکم جون تا 15 جولائی 2011ء مدرسۃ الحفظ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ داخلہ فارم مکمل کرنے کے بعد مدرسۃ الحفظ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 جولائی 2011ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔ نامکمل فارم پر کارروائی ممکن نہیں ہوگی۔ داخلہ فارم حاصل کرنے اور واپس جمع کروانے کا وقت صبح 8 تا 12 بجے ہے۔ اس لئے تمام احباب مقررہ اوقات میں تشریف لائیں۔

فارم کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ لف کریں۔ (1) برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (2)۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی

(انٹرویو کے وقت دونوں اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہیں)

نوٹ: فارم پر صدر جماعت /امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

### اہلیت:

(1) امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 جولائی 2011ء تک اس کی عمر بارہ سال سے زائد نہ ہو۔ (2) امیدوار پرائمری پاس ہو۔ (3) امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

### انٹرویو

(1) ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 23 جولائی کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

(2) بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 25,24 جولائی کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 21 جولائی کو دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کے لئے آنے سے قبل اس بات کی تسلی کر لیں کہ ان کا نام لسٹ میں شامل ہے۔ نیز مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

### عارضی لسٹ اور تدریس کا آغاز

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 27 جولائی 2011ء کو صبح 10 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تدریس کا آغاز مورخہ 5 ستمبر سے ہوگا حتمی داخلہ 31 دسمبر کے بعد تسلی بخش تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

نوٹ: انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں بھجوائی جائیگی۔

مدرسۃ الحفظ۔ شکور پارک نزد نصرت جہاں اکیڈمی
ربوہ فون: 047-6213322
(پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

## تیسری سالانہ
## تقریب تقسیم انعامات

(ناصر ہائیر سیکنڈری سکول دارالیمن وسطی ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے ناصر ہائیر سیکنڈری سکول دارالیمن وسطی ربوہ کی تیسری سالانہ تقریب تقسیم انعامات مورخہ 31 مارچ 2011ء بوقت 7 بجے شام سکول کے احاطہ میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم طیب احمد صاحب وائس پرنسپل ناصر ہائیر سیکنڈری سکول نے رپورٹ پڑھی جس میں انہوں نے بتایا کہ خلافت جوبلی کے سال 2008ء میں شروع ہونے والے اس ادارہ کے پہلے تعلیمی سال میں کلاس ششم تا دہم 250 طلبہ کی گنجائش تھی۔ شام کی کلاسز کے اجراء کے ذریعہ تعداد دگنی یعنی 500 کر دی گئی۔

2010ء میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نئی عمارت مسرور بلاک کی تعمیر کی گئی اور کلاس دہم تک تدریس کا کام صبح کے اوقات میں منتقل کر دیا گیا جبکہ شام کے اوقات میں کالج کی کلاسز کا اجراء کیا گیا۔ اس وقت محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے کلاس ششم تا دہم ہر کلاس کے تین سیکشنز اور صبح کے وقت سکول کی کل گنجائش 750 طلبہ کی ہے جبکہ شام کے اوقات میں کالج میں 600 طلبہ اور نہم دہم کے 300 طلبہ کی گنجائش موجود ہے۔ اس طرح اللہ کے فضل سے ادارہ کی کل گنجائش تقریباً 1650 طلبہ تک ہے۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ سکول کی سطح پر سائنس کے علاوہ فائن آرٹس، اکنامکس، جغرافیہ، سوکس اور تاریخ پاکستان کے مضامین کا بھی اجراء کیا گیا ہے۔ اسی طرح کالج کی سطح پر پری میڈیکل، پری انجینئرنگ اور جنرل سائنس گروپ کے علاوہ فائن آرٹس، جغرافیہ، اکنامکس، تاریخ پاک و ہند، تاریخ اسلام، سوکس ایجوکیشن، سوشیالوجی اور اسلامیات اختیاری کے مضامین بھی شروع کئے گئے ہیں اسی طرح انٹر میں کل نو گروپس طلبہ کو آفر کئے جارہے ہیں۔

ملکی صورتحال کے پیش نظر امسال ادارہ میں آرٹ و سائنس نمائش اور سپورٹس ریلی کا انعقاد نہیں کیا جا سکا لیکن طلبہ کو ضلعی اور بورڈ کی سطح پر کھیلوں اور تعلیمی و ادبی مقابلہ جات میں حصہ لینے کی تیاری کروائی گئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بورڈ یعنی ڈویژن لیول پر سکول نے دو اول اور تین سوئم پوزیشنز جبکہ کالج نے تین دوئم اور دو سوئم پوزیشنز حاصل کیں۔

رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی نے اول دوئم اور سوئم آنے والے طلبہ میں انعامات تقسیم کئے بعد ازاں اپنے خطاب سے نوازا۔ جس میں انہوں نے صحت کا خیال، علم میں اضافہ، محنت کی عادت اور چیزوں کو ضائع ہونے سے بچانے کے متعلق طلباء کو قیمتی نصائح سے نوازا اور دعا کرائی۔ تقریب کے اختتام سے پہلے مہمان گرام، اساتذہ کرام اور تمام طلبہ نے مل کر کھانا تناول کیا جس کے بعد مہمان خصوصی نے عمارت کا وزٹ بھی کیا۔

### ربوہ میں طلوع وغروب 15 اپریل

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 4:13 |
| طلوع آفتاب | 5:38 |
| زوال آفتاب | 12:09 |
| غروب آفتاب | 6:39 |

## خبریں

### ڈرون حملے پھر شروع، 7 میزائل داغے گئے، 8 جاں بحق

پاکستان کے قبائلی علاقوں میں پر ڈرون حملے شروع کر دیئے گئے۔ جنوبی وزیرستان میں یکے بعد دیگرے 2 ڈرون حملوں کے دوران 7 میزائل داغے جانے سے 8/افراد جاں بحق اور متعدد زخمی ہوگئے۔ زخمیوں میں سے کئی کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔

### بھٹو ریفرنس، بابر اعوان نے پیروی کیلئے وزارت چھوڑ دی

سپریم کورٹ نے ذوالفقار علی بھٹو کی پھانسی کا کیس ری اوپن کرنے کیلئے صدارتی ریفرنس باقاعدہ سماعت کیلئے منظور کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کے لئے لارجر بنچ تشکیل دیا جائے گا۔ دوسری جانب ریفرنس کی پیروی کیلئے وفاقی وزیر قانون بابر اعوان نے وزارت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

### پنجاب میں سی این جی سٹیشنز اور پٹرول پمپس کی جزوی ہڑتال

ہفتے میں دو روز گیس کی بندش کے خلاف پنجاب میں سی این جی سٹیشنز اور پٹرول پمپس نے جزوی ہڑتال کی۔ فیصل آباد اور اسلام آباد میں تمام سی این جی سٹیشن بند رہے۔ پنجاب کے مختلف شہروں میں سی این جی سٹیشنز کی مکمل ہڑتال نہیں ہو سکی۔

ہر فرد۔ ہر عمر۔ ہر پیچیدگی کا فطری علاج
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔ اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلریب: 0344-7801578

FD-10

RAO ESTATE
راؤ اسٹیٹ
جائیداد کی خرید و فروخت کا ادارہ
Your Trust and Confidence is our Motto
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد صوفی گلی ایجنسی دارالرحمت شرقی الف ربوہ
آپ کی دعا اور تعاون کے منتظر راؤ خرم ذیشان 0321-7701739 047-6213595

روحی
ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

عبداللہ موبائلز اینڈ الیکٹرونکس سنٹر
موبائلز نوکیا، کیو کلب، چائنہ سیٹ
TV چائنہ واشنگ مشین + ڈرائر + سٹیبلائزر + DVD+UPS
پیڈسٹل فین سیلنگ فین، روم کولر
جنریٹر 1KVA سے لے کر 6KVA تک موجود ہیں
ایڈریس: 3/2 دارالبرکات اقصیٰ روڈ بالمقابل سیکٹر بیت الاقصیٰ
طالب دعا: چوہدری محمد نواز وڑائچ 0345-6336570

گل احمد، فردوس، کلاسک اور کاٹن کی فینسی ورائٹی دستیاب ہے
صاحب جی فیبرکس ربوہ
0092-47-6212310

Govt.Lic#ID.541
IATA
جلسہ سالانہ U.K کی خوشی میں 31 جولائی تک قطر ائیرویز اور PIA کی تمام پروازوں پر
خصوصی رعایت
ملکی و غیر ملکی ٹکٹ۔ ریکنفرمیشن۔ انشورنس ہوٹل بکنگ کی بارعایت سروس کے لئے
Sabina Travels Consultant
Rabwah 047-6211211,6215211 0334-6389399
Islamabad:051-2829706,2871329 0300-5105594
پروپرائیٹر: رفیع احمد